مسجد براثا میں جانا اور وہاں نماز پڑھنا

واضح ہو کہ مسجد براثا ایک مشہور اور بابرکت مسجد ہے جو بغداد اور کاظمین کے درمیان زائرین کے راستے میں واقع ہے لیکن اکثر زائرین اس کے فیض و برکت سے محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ اس کے بہت سے فضائل وخصائص نقل ہوئے ہیں ۶۰۰ ھ کے مورخین میں سے حموی نے معجم البلدان میں لکھا ہے کہ براثا بغداد کا ایک محلّہ تھا جو باب محول کے جنوب میں واقع تھا اور محلّہ کرخ سے قبلہ کی جانب تھا۔ اس میں شیعوں کی ایک مسجد تھی جس میں وہ نماز پنجگانہ ادا کرتے تھے تاہم بعد میں وہی مسجد غیرآباد ہوگئی عباسی خلیفہ راضی باللہ کے زمانے سے پہلے شیعہ یہاں جمع ہوتے اور تبرا کرتے تھے یہاں تک کہ راضی باللہ کے حکم سے فوجی اس مسجد پر چڑھ دوڑے اور جسے وہاں پایا گرفتار کرلیا اور قید میں ڈال دیا اور مسجد کو گرا کر زمین کے برابر کردیا شیعوں نے اس واقعہ سے بغداد کے حاکم حکم ماکانی کو مطلع کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس مسجد کو وسیع و مضبوط شکل میں دوبارہ تعمیر کیا جائے چنانچہ مسجد تعمیر ہوگئی اور اس نے اس کے صدر دروازے پر خلیفہ راضی باللہ کا نام نقش کرادیا' اس وقت سے لے کر ۴۵۰ ھ تک یہ مسجد آباد رہی اور اس میں نماز با جماعت ادا کی جاتی تھی لیکن ۴۵۰ ھ کے بعد یہ مسجد پھر مسمار و غیرآباد ہوگئی آجکل یہ مسجد عالیشان عمارت کے ساتھ دوبارہ تعمیر ہوچکی ہے شیعہ مسلمانوں نے اسے بطریق احسن آباد کیا ہوا ہے اور بہت سے زائر وہاں جا کر اعمال بجالاتے ہیں)۔ براثا شہر بغداد کے آباد ہونے سے پہلے ایک گاؤں تھا جس کے بارے میں لوگوں کا گمان ہے کہ خوارج سے جنگ کیلئے نہروان جاتے ہوئے امیرالمؤمنین علیہ السلام یہاں سے گزرے اور آپ نے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی نیز اس آبادی کے حمام میں آپ نے غسل بھی کیا تھا۔ مقام براثا ابوشعیب براثی سے منسوب ہے جو ایک عابد وزاہد شخص تھے اور وہی پہلے شخص ہیں جو براثا میں ایک جھونپڑی ڈال کر یہاں سکونت پذیر ہوئے اور اپنے وقت آخر تک یہاں عبادت کرتے رہے۔ ایک بہت ہی دولت مند شخص کی بیٹی جو عالیشان محلوں میں پلی بڑھی تھی' وہ اس جھونپڑی کے پاس سے گزری تو اسے ابوشعیب کی یہ حالت و کیفیت بڑی پسند آئی اور ان کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہوئی کہ وہ ان کی محبت کی اسیر ہوکر ان کے قریب آ بیٹھی اور کہنے لگی کہ میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتی ہوں انہوں نے کہا میں تجھے اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اپنی اس موجودہ شان و شوکت کو ترک کردے پس اس نیک بخت خاتون نے اس بات کو منظور کرتے ہوئے عبادت گزاروں کا لباس اختیار کیا تب ابوشعیب نے اس سے نکاح کرلیا جب وہ خاتون جھونپڑی میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ابوشعیب نے نمی کے اثر سے بچنے کے لیے نیچے ایک چٹائی بچھا رکھی ہے وہ کہنے لگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ اگر آپ نے اس چٹائی کو اپنے نیچے سے ہٹا کر باہر نہ پھینکا تو میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی کیونکہ میں نے آپ ہی کی زبانی سن رکھا ہے کہ زمین کہتی ہے اے آدم کے بیٹے! تو میرے اور اپنے درمیان پردہ وحجاب ڈالتا ہے جب کہ کل کو تو میرے ہی پیٹ میں آنے والا ہے پس ابوشعیب نے وہ چٹائی اٹھا کر باہر پھینک دی اور پھر اپنی وفات تک اس نیک دل خاتون کے ساتھ بسر کرتے رہے جب کہ اس عرصے میں وہ دونوں بہترین طریقے سے خدا کی عبادت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دونوں کی وفات ہوگئی۔مؤلف کہتے ہیں: ہم نے ہدیۃ الزائرین میں اس مسجد کے فضائل میں بہت سی روایتیں نقل کی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان اخبار وروایات سے اس مسجد کی ایسی بہت سی فضیلتیں معلوم ہوتی ہیں کہ اگر کسی مسجد میں یہ فضیلتیں پائی جائیں تو وہ اس لائق ہوجاتی ہے کہ انسان دور دراز کی مسافتیں طے کرکے اس مسجد میں نماز ودعا سے فیض یاب ہو اور یہ مسجد براثا درج ذیل بہت سی فضیلتیں رکھتی ہے۔

(۱) خدا کی طرف سے یہ مقرر کیا گیا ہے کہ سوائے پیغمبر اور وصی پیغمبر کے کوئی اور بادشاہ لشکر کے ہمراہ اس سرزمین پر نہیں اترے گا

(۲) حضرت مریم صدیقہ سلام اللہ علیہا کے گھر کا اس جگہ واقع ہونا۔

(۳) یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی سرزمین ہے۔

(۴) یہ وہی جگہ ہے جہاں بی بی مریم سلام اللہ علیہا کیلئے چشمہ ظاہر ہوا۔

(۵) اس چشمے کو امیر المؤمنین علیہ السلام کا دوبارہ ظاہر کرنا۔

(۶) یہاں ایک بابرکت سفید پتھر کا ہونا جس پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے حضرت عیسی علیہ السلام کو لٹایا تھا۔

(۷) اسی پتھر کا امیر المؤمنین علیہ السلام کے معجزے سے دوبارہ نکالنا آپکا اسے قبلہ کی سمت نصب کرنا اور اس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا۔

(۸) امیر المؤمنین علیہ السلام اور آپ کے دو فرزندان امام حسن وامام حسین علیہما السلام کا اس مسجد میں نماز ادا کرنا۔

(۹) اس مقام کی بزرگی وتقدس کے پیش نظر امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہاں چار دن تک ٹھہرنا۔

(۱۰) پیغمبروں کا یہاں نماز ادا کرنا اور خصوصا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مسجد میں نماز پڑھنا۔

(۱۱) یہاں ایک پیغمبر کی قبر کا واقع ہونا اور شاید وہ حضرت یوشع علیہ السلام کی قبر ہے کیونکہ شیخ مرحوم کا ارشاد ہے کہ آپ کی قبر کاظمین کے باہر براثا کے سامنے ہے۔

(۱۲) اسی مقام پر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کیلئے سورج پلٹا اس مسجد کی اتنی فضیلتوں اور یہاں خدا کی اتنی نشانیوں کے ظہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوراس مقام پرامیرالمؤمنین علیہ السلام سے اس قدر معجزوں کے ظاہر ہونے کے باوجود معلوم نہیں کہ ہزاروں زائرین میں سے کوئی ایک اس مسجد میں جاتا ہو حالانکہ یہ ان کے راستے میں ہے اور وہ ا نے جانے میں دومرتبہ اس مسجد کے پاس سے گزرتے ہیں۔اگر کوئی زائر اس مسجد سے فیض حاصل کرنے وہاں چلا جائے اور وہاں جا کر دروازہ مسجد کو بند پائے تو دروازہ کھلوانے کیلئے تھوڑی سی رقم خرچ کرنے سے کتراتا ہے اور خود کو بہت سے فیوض وبرکات سے محروم رکھتا ہے لیکن بغداداوراس میں واقع ظالموں کی بنائی ہوئی عمارتوں کی سیر کرنے اور نجس وناپاک لوگوں سے فضول چیزیں خریدنے کو اپنے سفر زیارت کا حصہ تصور کرتا ہے اوران کاموں میں بے باکی سے مال خرچ کرتا ہے اللہ ہی نیکیوں کی توفیق دینے والا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com